سوال

غیر مسلموں سے تجارت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں مسمی نعمانہ خالد بنت خالد صدیق ،پنجاب یونیورسٹی شعبہ علوم اسلامیہ لاہور پاکستان میں ایم ۔اے علوم اسلامیہ کے لئے مقالہ بعنوان "مسلم معاشرے میں غیر مسلموں کی مصنوعات سے استفادہ۔دینی ومعاشی اعتبار سے جائزہ" لکھ رہی ہوں۔اس سلسلے میں آپ کی مدد درکار ہے۔ برائے مہربانی سوال کا جواب مرحمت فرماکر سائل کی اعانت فرمائیں تاکہ حق کو پالینا آسان ہو۔آج کل مسلم معاشروں میں غیر مسلموں کی مصنوعات کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے جبکہ یہ امر واضح ہے کہ غیر مسلم (مثلاً یہود وقادیانی) ان مصنوعات کی فروخت سے حاصل کیا جانے والا منافع مسلمانوں کے خلاف سازشوں اور مظلوم مسلمانوں پر ظلم وستم کرنے پر خرچ کرتے ہیں۔اس ضمن میں غیر مسلموں کے معاشی مقاطعہ کی شرعی حیثیت کیا ہے نیز یہ بھی واضح فرمادیں کہ مسلمان اپنے ہاں غیر موجود مصنوعات اور متعیشات وسہولیات کی درآمد غیر مسلم ممالک سے کرسکتے ہیں؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اگرچہ غیر مسلموں کے ساتھ تجارت کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی حرام امر ،یا فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔نبی کریم ﷺ بھی غیر مسلموں کے ساتھ معاملہ کرلیا کرتے تھے۔جب آپ فوت ہوئے تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے رہن رکھی ہوئی تھی۔لیکن موجودہ حالات ،جن میں مسلمانوں کے خلاف آئے روز سازشوں کے جال بنے جارہے ہیں اور ہم سے منافع کما کر ہمارے ہی خلاف استعمال کیا جارہا ہے اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو قتل کیا جارہا ہے۔ہمیں ان کے ساتھ تجارت کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے۔اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا چاہیے۔کیونکہ ان حالات میں ان کے ساتھ تجارت کرنے میں مسلمانوں کا نقصان ہے ،جس سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔حدیث نبوی ہے :''لا ضرر ولا ضرار'' [ابن ماجہ] تمام مسلمان ممالک کو چاہیے کہ وہ او آئی سی کے پلیٹ فارم سے اسلامی ممالک کی باہمی تجارت کو فروغ دیں۔تاکہ کسی مسلمان کا کوئی نقصان نہ ہو۔ ہذا عندي واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث